© rasailojaraid.com

اعتراف وتشکر

از جناب ڈاکٹر سید اظہر علی صاحب پروفیسر دہلی یونیورسٹی

ذیل میں ڈاکٹر صاحب کی مختصر تحریر کو شائع کرتے ہوئے اپنی اس فروگذاشت پر ندامت کا اظہار بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے گذشتہ اشاعت میں مولانا حکیم حسن مثنیٰ صاحب کا پرائیویٹ خط جوں کا توں شائع کر دیا۔ ورنہ اگر ہم اس کا آخری فقرہ قلم زد کر دیتے تو یہ بدمزگی نہ پیدا ہوتی بہرحال ہمیں اپنی اس غلطی پر بڑا افسوس ہے اور ہم جناب ڈاکٹر صاحب اور حکیم صاحب دونوں سے معذرت خواہ ہیں۔ (برہان)

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی اور مولانا حکیم سید حسن مثنیٰ صاحب ندوی کے جو استدراکات برہان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۳ء میں شائع ہوئے ہیں ان کے لئے ہر دو اصحاب کا شکرگزار ہوں۔ جس علمی تحقیق کے جذبہ کے تحت میں ہر دو حضرات نے اپنے خیالات ظاہر فرمائے ہیں وہ قابل قدر ہے۔ رسالہ عجالہ نافعہ کے بارے میں مجھے اتنا سہو یقیناً ہوا ہے کہ میں نے اس تالیف کو منت کے ایک بھائی کی طرف منسوب کیا ہے، نام ان کا بہ صراحت کے ساتھ نہیں لکھا کیونکہ میری معلومات کا ذریعہ ایک قلمی رسالہ تھا اس میں حضرت شاہ عبد العزیز صاحب یا کاتب نے دیباچہ میں مولف کا نام نہیں لکھا حضرت کمال الحق عبد العزیز چشتی کے بارے میں بھی مجھے سخت تسامح ہوا ہے اور اس کی وجہ سے دو تین اور غلطیاں بھی ہوئیں جو نہیں ہونی چاہئے تھیں۔

البتہ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ حسن مثنیٰ صاحب کو "فاضل مغرب" کے طنز کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ کیا غلطیاں "افاضل مشرق" سے نہیں ہوتیں۔ کیا آپ کو کسی ایسے "فاضل مشرق" کا نام معلوم نہیں ہے جو ماخذ کے نام تک غلط لکھتا ہے۔ عبارتوں اور شعروں کا ترجمہ توڑ موڑ کر اپنے مطلب کے موافق کرتا ہے اور پھر کوئی باخبر اس پر تنقید کرتا ہے تو اس "فاضل مشرق" کے متبعین اس کو خاموش کرنے میں ساعی ہوتے ہیں۔

© rasailojaraid.com